بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنا درست ہے؟

محمد وصی الدین

ایک تحقیقی جائزہ

الحمد اللہ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد۔

سوال :۔ کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عوض "۷۸۶" لکھنا درست ہے؟ کیا اسلام اس قسم کی تحریف و تبدیلی" بطرز یہود و نصاریٰ کی اجازت دیتا ہے؟ بینوا و توجروا۔

جواب:۔ بعون الوہاب۔ یاحیی یا قیوم برحمتک استغیث والسلام علی من اتبع الھدی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی بدعت عرصہ سے چلی آرہی ہے جو صراط مستقیم سے انحراف اور قرآن مقدس کے ساتھ کھلامذاق ہے۔

قرآن مجید جیومیٹری یا ریاضی کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ عربی زبان میں نازل کیاہوا اللہ کا کلام ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے

انا انزلناہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون (سورہ یوسف:۲)

بیشک ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

لہذا کلام الہیٰ کو عدد و گنتی میں تبدیل کرنا سراسر ظلم اور ناانصافی اور قرآن پاک کی توہین ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں عوام عموماً اندھے مقلدوں میں

شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ آنکھ بند کر کے بلا کسی دلیل و برہان اور تحقیق کے جائز و ناجائز کاموں پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ شرع میں اس کو تقلید اعمی یعنی "اندھی تقلید" کہتے ہیں۔ جو کہ حرام ہے۔ "یالیت قومی یعلمون"

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بجائے "۷۸۶" لکھنا دراصل نام نہاد علمائے سوء کا طرز عمل ہے۔ بے چارے عوام بھی اپنے بھولے پن کے سبب ان ملاؤں کے ایما و اشارہ پر اپنی تن من دھن کی بازی لگا دیتے ہیں ان کی سازش اور مکر و فریب کو نہیں سمجھ پاتے اور آسانی سے پھنس جاتے ہیں۔

یہی مفاد پرست حضرات "۷۸۶" کو بسم اللہ کا بدل بتاتے اور بسم اللہ کی بے حرمتی سے بچنے کے لئے اپنے خطوط و رسائل میں "۷۸۶" کا استعمال کرنا درست اور اچھا تصور کرتے ہیں۔ جب کہ یہ تعلیمات نبوی اور تعلیمات صحابہ و تابعین کے خلاف ہے۔ بحیثیت امت محمدیہ کے ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم غیر قوموں کی روش کی مخالفت کی بجائے ان کی موافقت کریں!

اسلام ہمیں غلوفی الدین نیز تحریف لفظی و معنوی کرنے سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے اور خالفوا الیہود و النصاری کی تعلیم دیتا ہے جو حضرات ۷۸۶ کو بسم اللہ کا بدل تصور کرتے ہیں غلط فہمی میں ہیں۔ ایسا تصور کرنا اور اسے سند جواز عطا کرنا حماقت و جہالت و نادانی ہے۔

مزید تعجب خیز بات یہ ہے کہ ۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کے حرف کے اعداد کا مجموعہ ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

ہ(۵)	ر(۲۰۰)	ی(۱۰)	ک(۲۰)	ر(۲۰۰)
ش(۳۰۰)	ن(۵۰)	ا(۱)	ٹوٹل(۷۸۶)	

اس طرح ان تمام اعداد کا مجموعہ ۷۸۶ ہوتا ہے چونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف کے اعداد بھی ۷۸۶ ہیں لہذا بسم اللہ کے بجائے اپنے خطوط وغیرہ کی ابتداء میں ۷۸۶ لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم اللہ واحد کے بجائے دو الھوں کے ماننے والے ہیں ایسی صورت میں ہم کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے منکر قرار پاتے ہیں اور جب عقیدہ توحید ہی نہیں رہتا تو مسلمانی کہاں رہی؟

ہم اہل سنت و الجماعت کا عقیدہ ہے کہ ہمارا صرف ایک اکیلا رب اللہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

قل هو الله احد (سوره اخلاص)

اسلام کا دارومدار عقیدہ توحید پر ہے۔ اگر اللہ کے اسماء وصفات میں ہم اپنے قول یا عمل کے ذریعہ کسی کو شریک کریں گے تو ہم مشرک قرار پائیں گے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرے گا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے

انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماویۃ النار (سورہ مائدہ۵:۷۲)

معلوم ہوا کہ شرک بڑی لعنتی چیز ہے جس کے سبب جنت حرام اور جہنم واجب کر دی جاتی ہے اس لئے شرک کے کاموں سے ضرور بچنا چاہیئے۔ جو لوگ بسم اللہ کے عوض ۷۸۶ محض یہ سمجھ کر لکھتے ہیں کہ بسم اللہ کی بے حرمتی ہوتی ہے انہیں سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء و سلاطین کے نام جتنے بھی خطوط روانہ کئے سب کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھا۔ ان خطوط کے اندر قرآن کی

آیت

یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سوآء بیننا و بینکم الخ
بھی شامل تھی بعض نادان بادشاہ نے آپ کے نامہF مبارک کی بے حرمتی بھی کی تھی۔ آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔

یہی طریقہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ اربعہ کا تھا لہذا جو لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو اسلامی طریقہ سمجھتے ہیں ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہمارے اسلاف قرآن مجید کی تعظیم ہماری بہ نسبت کم کیا کرتے تھے یا انہیں دین کی سمجھ ہم سے کم تھی جو ہم اس کمی کو دور کر رہے ہیں۔؟

اگر جواب نفی میں ہے اور ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے اسلاف قرآن مجید کی تعظیم اور تکریم کے معاملہ میں بھی ہم سے بڑھ چڑھ کر تھے اور دین کی سمجھ اور سوجھ بوجھ بھی انہیں ہم سے زیادہ تھی تو لازماً ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر خطوط و رسائل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے سے کلام الہیٰ کی بے حرمتی ہوتی تو رسول اکرم ﷺ ضرور کوئی نہ کوئی تدبیر ہمارے لئے سوچتے اور اپنے اصحاب کو بتاتے کہ بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ لکھا کرو۔ لیکن نہ آپ نے ایسا کیا نہ سلف صالحین سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

بعض حضرات بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم فلاں اور فلاں امام کے مقلد ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہم درخواست کریں گے کہ بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی دلیل چاروں میں سے کسی ایک ہی امام سے پیش کریں تو ہم جانیں کہ آپ واقعی کسی امام کے پکے مقلد ہیں ورنہ جھوٹے لوگوں میں آپ کا شمار ہو گا۔ اور آپ

غضب الہیٰ

لعنة الله علی الکذبین

کے مستحق ہوں گے۔

اب جب کہ یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ ۷۸۶ لکھنا محض غلط ہی نہیں بلکہ حرام و ناجائز اور شرک و بدعت کا کام ہے کہ یہ "ہری کرشنا" کا بدل ہے جو ہندوں کے بھگوان کا نام ہے تو ایک مومن جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ اس قسم کے بدعت کے کام سے ضرور خوف کھائے گا۔

اسلامی بھائیو! یہ ہمارا مشورہ ہے اگر درست ہو تو قبول کیجئے ورنہ وما علینا الا بلاغ المبین ہمارا فرض تھا آگاہ کرنا۔

اسی طرح بعض مفاد پرست حضرات اللہ کے نام کو ٦٦ اور محمد ﷺ کے نام کو ۹۲ کے عدد میں تبدیل کر کے اخبارات و رسائل میں لکھ دیتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ کے ناموں کی کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ یہ نام ان کے ہاں حقیر ہیں میں ایسے لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر تمہارے نام کا عدد ۴۲۰ یا ۹۲ آجائے اور نام سے پکارنے کے بجائے یوں پکارا جائے کہ اے ۴۲۰ ادھر آؤ تو کیا تم اس بات کو گوارا کرو گے؟ ہر گز نہیں تمہاری ایمانی غیرت اس لقب کو قبول نہیں کرے گی۔

کسی کو برے القاب کے ذریعے بلانا اسلامی آداب کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

ولاتنا بزوا بالا لقاب الخ (سورہ حجرات:۱۱)

اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔"

اس قرآنی حکم کا منشا یہ ہے کہ کسی کو ایسے نام یا القاب سے نہ پکارا جائے جس سے اس کی تذلیل ہو یہ ظاہر بات ہے کہ اللہ اور محمد ﷺ جیسے پیارے نام اور کس کے ہو سکتے ہیں۔ ایسے ناموں کی گنتی اور عدد میں تبدیل کر کے پکارنا اللہ اور محمد ﷺ کے ناموں کی توہین ہے اور ایسے تحریف کرنے والے ظالم ہیں۔

خدارا وقت باقی ہے جلد توبہ کر لو اور یہود صفت مفاد پرست حضرات کے مکر و فریب میں مت آؤ یہ تمہیں بھی اپنی طرح گمراہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ ۷۸۶ یا اللہ کے بجائے ۶۶ اور محمد ﷺ لکھنے کے بجائے ۹۲ لکھنا بولنا آداب اسلامی کے خلاف ہے۔ اور بلاشبہ

کل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة

میں داخل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس ابجد کا موجد یونان کا مشہور فلسفی فیثا غورث یہودی تھا اور مسلمانوں کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ ایک سچے مسلمان کی پہچان ہے کہ وہ حقائق کا شیدائی ہو اور باطل اور غلط چیزوں سے بیزاری کرے۔

قرآن و حدیث میں بسم اللہ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اسلام ہمیں تاکیداً حکم کر رہا ہے کہ ہم ہر کام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کے نام سے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی سے شروع کریں تاکہ ہمارا کوئی کام برکت سے خالی نہ رہے

(بشکریہ ترجمان دہلی)